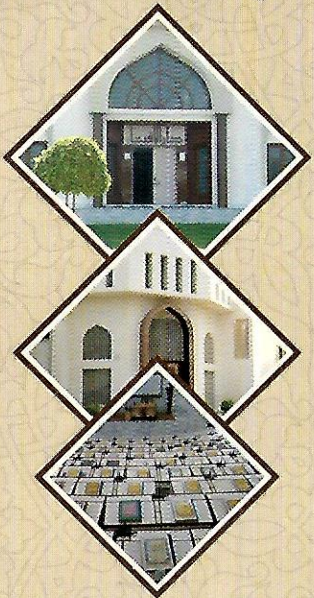


جامعہ دار العلوم کراچی



تخصص فی الدَّعْوَۃِ وَالْاِرْشَاد

تعارف، جائزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تخصص فی الدعوۃ والارشاد قائم کرنے کے مقاصد اور اس کی ضرورت

خطاب: شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی

تمہیدی کلمات:

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

میرا ارادہ شروع میں یہ تھا کہ تعلیمی سال کے دوران بھی آپ حضرات سے وقتاً فوقتاً گفتگو کرنے کا موقع ملے۔ لیکن آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ اس سال کئی مہینے میرے بیماری میں گذرے ہیں، اس کی وجہ سے اپنے روز مرّہ کے فرائض بھی اچھی طرح نہیں انجام دے سکا اور اس کی وجہ سے کاموں کا ہجوم بہت جمع ہوگیا، لیکن الحمد للہ میں آپ کے اساتذہ کے توسّط سے شعبہ کی کارکردگی اور اس کے مسائل کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا ہوں اور بحیثیت مجموعی یہ اطمینان ہوا ہے کہ روز بروز اس شعبہ کے معیار میں ترقی ہو رہی ہے جس کے لئے حضرت مولانا ساجد الرحمان صاحب (شعبہ کے سابق نگران تھے، ۱۴۳۳ھ میں حضرت کا انتقال ہوگیا۔ رحمہ اللہ۔ مرتب) اور مولانا اعجاز احمد صمدانی دونوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید ہے کہ ان شاء اللہ مزید ترقی ہوگی۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آج کی مجلس میں اس شعبے کے قیام کا اصل مقصد، اغراض ومقاصد اور یہاں تعلیم حاصل کرنے والوں اور فارغ ہونے والوں کے طرزِ عمل کے متعلق کچھ بات ہوجائے۔

دعوتِ دین کا خلاصہ :

اتنی بات تو آپ سب پر واضح ہے کہ اس شعبے کا مقصود دعوت وارشاد کے لئے افراد تیار کرنا ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ درسِ نظامی کی تکمیل کے ذریعے علوم اسلامیہ سے الحمدللہ ایک طالبعلم کو اچھی واقفیت ہوجاتی ہے، لیکن دنیا کے ہر علم وفن کا قاعدہ یہ ہے کہ محض نظریاتی تعلیم کافی نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ تربیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور جو مقصود کے ساتھ اس کے متعلقات کو صحیح جاننے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس غرض سے یہ شعبہ قائم کیا گیا تھا کہ الحمدللہ جو فضلاء درسِ نظامی ہیں ان کی بنیاد تو پڑ چکی ہے ان کو دعوتِ دین اور ارشاد کے لئے تیار کیا جائے۔

آپ جانتے ہیں کہ ساری دعوت دین کا خلاصہ اس آیت کریمہ میں ہے، جس میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

أُدْعُ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجْدِ لْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل،۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو اور (اگر بحث کی نوبت آئے تو) ان سے بحث بھی ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔

تین خانوں میں اللہ رب العزت نے پورا دعوت کا کام سمیٹ دیا ہے کہ دعوت حکمت کے ساتھ ہونی چاہیے، موعظۂ حسنہ کے ساتھ ہونی چاہئے اور جہاں جدال کی ضرورت ہوں وہاں جدال بالتی ہی احسن ہونا چاہیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک داعی کو ان تین کاموں کو اختیار کرنا چاہیے۔

(۱)...... حکمت

(۲)...... موعظۂ حسنہ

(۳)...... اور جدال بالتی ھی احسن

حکمت کیا ہے؟

حکمت کا کیا مفہوم ہے؟ حکمت کے اندر وہ علوم اور معلومات آتی ہیں جن کی داعئ حق کو دعوت کے وقت ضرورت پیش آتی ہے، اور یہ لفظ دو چیزوں کو شامل ہے، ایک ''علوم الواقع'' ہیں، جس کا مطلب ہے کہ زمین کے اُوپر جو حقائق ہیں یعنی جو واقعات پیش آرہے ہیں، جس قسم کے خیالات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں اور جس قسم کے جذبات لوگوں کے دلوں میں پروان چڑھ رہے ہیں، ان کی معرفت۔ یہ بھی حکمت میں داخل ہے، کیونکہ اگر آدمی کو اپنے مخاطب کا صحیح علم نہ ہو کہ وہ کس مزاج کا ہے؟ کیا اس کی نفسیات ہیں؟ کس قسم کے جذبات اس کے دل میں ہیں؟ اس وقت تک وہ اپنی بات اس کو مؤثر طریقے سے نہیں پہنچا سکتا۔ دوسری چیز، اپنی بات پہنچانے کا

ایسا ڈھنگ معلوم ہو، جو مخاطب کی ذھنیت ،مزاج ،نفسیات کے مطابق ہو اور اس پر زیادہ اثر انداز ہو سکے۔

آج کل جدید لکھنے والوں نے ایک اصطلاح استعمال کی ہے وہ ہے ''فقہ الواقع'' اس طرح فقہ کی دو قسمیں بن جاتی ہیں۔

۱۔ فقہ الدین یعنی اُصولِ شریعۃ اور احکامِ شریعت کی معرفت

۲۔ فقہ الواقع یعنی زمین کے حقائق اور واقعات کا صحیح علم۔ جب تک ان کا صحیح علم نہ ہو فقہ فی الدین کو واقع پر منطبق کرنے کا سلیقہ نہیں آتا۔

آپ جانتے ہیں کہ منطق میں ایک صغریٰ ہوتا ہے اور ایک کبریٰ ہوتا ہے۔ کبریٰ ایک کلیہ ہوتا ہے جبکہ صغریٰ ایک جزئیہ ہوتا ہے۔ جب صغریٰ اور کبریٰ دونوں ملتے ہیں تو نتیجہ نکلتا ہے اور نتیجہ کے صحیح ہونے کے لئے جس طرح یہ ضروری ہے کبریٰ صحیح ہو اسی طرح ضروری ہوتا ہے کہ صغریٰ واقع کے مطابق ہو، اگر کبریٰ صحیح لگا دیا مگر صغریٰ واقع کے مطابق نہیں ہے تو نتیجہ بھی واقعے کے مطابق نہیں ہوگا۔ لہٰذا جس طرح کبریٰ کا علم ضروری ہے اسی طرح صغریٰ کا علم بھی ضروری ہے۔ اسی صغریٰ کا دوسرا نام ہے فقہ الواقع۔

آپ جب تک کہ زمینی واقعات سے آگاہ نہیں ہوں گے تو اُصولِ شریعہ کو واقع پر منطبق کرنے میں غلطی ہو جائے گی۔ کس آدمی کو کس مرحلے پر کس انداز سے متاثر کیا جا سکتا ہے یہ واقع کی بات ہے۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کیا فرمایا:

”أدعوهم إلىٰ شهادة أن لا إله إلَّا الله فإن هم أجابوا لذلك فاعلمهم أن الله

افترض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة ......الخ.(شعب الايمان للبيهقى، باب الدعاء الى الايمان)

ترجمہ: ان کو لا الہ الا اللہ کی شہادت کی دعوت دو، اگر وہ قبول کرلیں تو انہیں بتاؤ کہ ان پر اللہ تعالی نے ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں...... الخ

دیکھئے! نمازوں کا فرض ہونا تو ایک حقیقت ہے اس سے کوئی انکار ہو ہی نہیں سکتا، لیکن آپ نے تدریج یہ بتائی کہ پہلے شہادتین کی دعوت دو، جب وہ قبول کرلیں تو پانچ نمازوں کی بات کرو، پانچ نمازیں قبول کرلیں تو زکوٰۃ کی بات کرو اور دوسرے احکام کی بات کرو۔ حالانکہ اُصول تو متیقن ہیں، مگر یہ اس لئے کہ مخاطب کے اُوپر ایک دم سے بہت ساری چیزوں کا بوجھ نہ پڑھ جائے جس کے نتیجے میں وہ بھاگ جائے۔

چونکہ واقع کا جاننا حکمت کے اندر داخل ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے اپنے نصاب میں اس واقع کو بیان کرنے کے لئے بہت سے مضامین شامل کئے ہیں، آپ کو اگر تقابلِ ادیان پڑھایا جارہا ہے تو درحقیقت وہ واقع کا بیان ہے کہ دوسرے مذاہب میں کیا صورتحال ہے، اگر آپ کو انگریزی پڑھائی جارہی ہے تو وہ اس لئے کہ دنیا میں اس کا چلن ہے اور آپ کی بات اس کے ذریعے زیادہ مؤثر ہوسکتی ہے آپ زیادہ اچھے طریقے سے لوگوں کی ذہنیت کو سمجھ سکتے ہیں اور اپنی بات کو زیادہ مؤثر طریقے سے پہنچا سکتے ہیں، اسی طرح جدید

فلسفے کی باتیں داخل کی گئی ہیں وہ بھی اس لئے کہ واقع میں لوگوں کے ذہنوں میں جو خیالات پرورش پا رہے ہیں ان کو آپ سمجھیں۔ مختلف فرقوں کا بیان ہے تو وہ بھی اسی میں داخل ہے۔

اپنی بات پہنچانے کا صحیح ڈھنگ آنا بھی ضروری ہے

میں سمجھتا ہوں کہ واقع کے علم کے ساتھ حکمت میں یہ بھی داخل ہے کہ واقع کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اپنی بات پہنچانے کا ایسا ڈھنگ معلوم ہو، جو مخاطب کی ذھنیت، مزاج، نفسیات کے مطابق ہو اور اس پر زیادہ اثر انداز ہو سکے۔

میں نے حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) کا واقعہ جناب مولانا عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا کہ ان کے ایک صاحب سے دوستی کے تعلقات تھے، ان کی داڑھی نہیں تھی مگر آتے جاتے تھے، ملاقاتیں ہوتی تھی۔ ایک موقع پر مولانا نے ان سے داڑھی رکھنے کی فرمائش کردی کہ بھئی آپ داڑھی رکھ لو، سنت ہے۔ اُس نے آنا چھوڑ دیا۔ اس پر حضرتؒ نے فرمایا کہ ''میں نے کچے توے پر روٹی ڈال دی'' آپ کو معلوم ہے کہ روٹی پکانے کے لئے ضروری ہے کہ توّے کو پہلے گرم کیا جائے، اگر توا کچا ہو یعنی گرم نہ ہو تو روٹی پکنے کے بجائے خراب ہو جاتی ہے، تو حضرتؒ کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تربیت کے کچھ مراحل باقی تھے، ان کو پورا کرنا چاہیئے تھا، اس کے بعد اُسے احکام پر آنے کی دعوت دینی چاہیے تھی لیکن میں نے جلدی سے کام لیا، اُس کی وجہ سے یہ نقصان ہوا۔

تو واقع کے علم ساتھ ساتھ اس بات کا علم کہ کس وقت کبریٰ کے ساتھ صغریٰ مِل کر نتیجہ نکالے گا، اِن دو چیزوں کا مجموعہ

’’حکمت‘‘ کے مفہوم میں داخل ہے۔

نصاب کے ساتھ عملی مشق

پہلی چیز یعنی واقع کے علم کے لئے یہ سارا نصاب مرتب کیا گیا ہے، جس میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ آپ کو مختلف ادیان کا بھی علم ہو، مختلف نظریات اور مذاہب کا بھی علم ہو، لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے شبہات کا بھی علم ہو اور جدید فقہی مسائل اور موجودہ فکری گمراہیوں کا بھی علم ہو، اور دو اہم زبانوں عربی اور انگریزی پر بھی عبور ہو۔

جبکہ دوسری چیز یعنی اس کے لئے مناسب وقت کا انتخاب اور اپنی بات پہچانے کا ڈھنگ، یہ کوئی ایسا ریاضی کا فارمولہ نہیں کہ دو اور دو چار کی طرح بتا دیا جائے، اس کے لئے عملی تربیت اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے ہم نے یہ چاہا کہ تبلیغی جماعت کا کام جو الحمدللہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، اُس کا فائدہ کسی اور جماعت سے کہیں زیادہ ہے، اُس میں آپ حضرات حصہ لیں، اس کے ذریعے آپ کو لوگوں تک دینی بات پہنچانے اور اُسے مؤثر بنانے کا سلیقہ آئے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے افراد میں ایک جذبہ اور دُھن ہوتی ہے اور دعوت کا کام دُھن اور جذبے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ حضرت حکیم الامۃ تھانویؒ نے فرمایا کہ ’’صحیح معنیٰ میں داعی وہ ہے کہ جس کے لئے دعوت بمنزلہ حوائجِ بشریہ ہو‘‘، یعنی جس طرح کوئی شخص بھوکا ہو تو جب تک کھانا کھا نہ لے، چین نہیں آتا، پیاسا ہو تو پانی پیئے بغیر چین نہیں آتا، اسی طرح داعی کو دعوت دیئے بغیر چین

نہیں آتا۔

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ماضی قریب میں اس کا صحیح مصداق مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ ہیں کہ وہ ان کے لئے دعوت بالکل ایسے ہوگئی تھی جیسے حوائجِ بشریہ ہوتے ہیں۔اسی دُھن کا اثر تھا کہ ایک مرتبہ طوائفوں کے اڈے پر پہنچ گئے اور وہاں جاکر بھی دعوت دی۔

دعوت صرف نظریاتی چیز نہیں

معلوم ہوا کہ دعوت صرف ایک نظریاتی چیز نہیں، بلکہ اس کے لئے دُھن اور لگن کی بھی ضرورت ہے۔ہم نے تبلیغی جماعت کے ساتھ آپ کا جو رشتہ جوڑنے کی کوشش کی تھی، اس کا مقصد دو چیزیں حاصل کرنا تھا۔

(۱)۔۔۔ دُھن اور لگن

(۲)۔۔۔دعوت دینے کا طریقہ اور سلیقہ۔

لیکن چونکہ اِسے اختیاری رکھا گیا،طلبہ پر لازم نہیں کیا گیا، اس لئے اس سے کما حقہ فائدہ نہیں اُٹھایا گیا۔اب بھی ہم یہ چاہتے ہیں کہ لازمی کئے بغیر آپ حضرات اس کی اہمیت کو محسوس کریں اور اس میں باقاعدہ حصہ لیں۔ جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے، اُس وقت تک عملی تربیت پوری طرح نہیں ہوگی اور کام ادھورا رہ جائے گا۔

اس بحث کو جانے دیجئے کہ تبلیغی جماعت کے بعض پہلو ایسے ہیں جن پر بعض حضرات کو اشکالات ہیں، بلکہ اس بات کو مدنظر

رکھنا چاہیے کہ جب کسی کام کا جائزہ لیا جائے تو اس کے مجموعی فائدے کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ جہاں تک جزوی اشکالات واعتراضات کا تعلق ہے تو کون سا ادارہ یا جماعت ایسی ہے جس پر قائم نہ کئے جاسکیں۔

الحمدللہ، بحیثیتِ مجموعی اس جماعت سے اُمت کو بہت فائدہ پہنچا ہے اور یہ حضرت مولانا الیاسؒ کے سینے کی آگ ہے، جس کا اثر مشرق ومغرب میں پھیلا ہوا ہے۔ اسے غنیمت سمجھنا چاہیے اور اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

آیت کا دوسرا جزء ہے "الموعظة الحسنة" اس کے لئے بھی تربیت کی ضرورت ہے۔ اس کی تفصیل ابھی گذر چکی۔

جدال کے لئے ہتھیار ہونا ضروری ہے

تیسرا جزء ہے "جدال بالتی ھی أحسن"۔

یہ وہاں ہے جہاں دعوت کو مخاطب نے قبول نہیں کیا، بلکہ وہ بحث ومباحثے پر اُتر آیا یعنی حکمت کا بھی کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا، موعظہ حسنہ کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور بات "جدال" تک آہی گئی تو شریعت نے یہ کہا کہ تمہاری طرف سے جدال "بالتی ھی أحسن" ہونا چاہیے۔ اور جدال کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے پاس اُس کے ہتھیار اور اسلحہ یعنی علمی دلائل موجود ہوں، اس کے لئے اُس نصاب کی ضرورت ہے جس کا ذکر شروع میں ہوا لیکن ان دلائل کو پیش کرنے کا انداز تربیت اور نگرانی چاہتا ہے۔ یہ بھی تربیت کا حصہ ہے کہ آپ کا مخاطب کتنا مخالف ومخاصم کیوں نہ ہو، اپنی دلیل کو حسنِ اُسلوب سے پیش کرنا چاہیے۔ آپ سے علمی مقالات لکھوانا اور درس گاہ میں

مختلف موضوعات پر لیکچر دلوانا اسی "جدال بالتی ھی أحسن" کی عملی تربیت کا ایک حصہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ جن لوگوں نے اس میدان میں کام کیا ہے، اُن کے حالات کا مطالعہ کیا جائے۔

شعبے سے رابطے میں رہیں

جو حضرات اس سال تکمیل کر رہے ہیں، ان سے میری گذارش یہ ہے کہ چونکہ اس شعبے کا مقصد صرف نصاب پڑھوانا نہیں ہے، بلکہ ہماری خواہش یہ ہے کہ یہ شعبہ رفتہ رفتہ ایک عملی تحریک کی شکل اختیار کر جائے، اس لئے فارغ ہونے والے طلبہ اس شعبے سے رابطے میں رہیں، ہوسکتا ہے کہ ہم کوئی ایسی صورت تجویز کریں کہ اس شعبے کے قدیم فضلاء سے پیہم رابطے کی صورت قائم ہو، اُن سے مشورہ کرنے یا رہنمائی کرنے کا سلسلہ جاری رہے، لہٰذا جو جہاں رہے، وہ اپنے رابطے کا نمبر اور مکمل پتہ شعبے میں درج کروا کر جائے۔

اس کے کئی فائدے ہوں گے۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ کوئی نئی بات آئے گی تو آپ حضرات کے سامنے آجائے گی، مشورہ بھی ہوتا رہے گا۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ یہاں دارالعلوم میں مختلف اطراف سے فرمائشیں آتی رہتی ہیں کہ ان کے پاس ایسا مناسب شخص بھیجا جائے تو اس کے لئے بھی آسانی ہوگی۔

جن طلبہ کا ابھی ایک سال باقی ہے، ان سے گذارش یہ ہے کہ جو کچھ ابھی عرض کیا ہے، اس کی روشنی میں اپنے نصاب میں خوب محنت کریں اور تربیت کے لئے جو نظام مرتب کیا گیا ہے، اس کے اندر بھی خوب حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کے اندر دین کی دعوت کی صلاحیت پیدا فرمائے اور آپ کو دین کی مقبول خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) **وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمين**

تبلیغی جماعت کے ہوتے ہوئے اس کام کیا ضرورت ہے؟

سوال: تخصص فی الافتاء والوں کے لئے کام کرنے کی ایک لائن متعین ہے، لیکن ہم سے یہ سوال ہوتا ہے کہ آپ کے کام کرنے کی کیا لائن ہے؟ اس بارے میں اگر ہمیں جامعہ سے خصوصی ہدایات اور رہنمائی فراہم کی جائے تو ہمارے لئے کام کرنے میں آسانی ہوگی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تبلیغی جماعت کے ہوتے ہوئے آپ کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ دعوت ایک ہمہ گیر مفہوم رکھتا ہے، تبلیغی جماعت کا کام بہت اچھا ہے لیکن اس کا ایک محدود دائرہ ہے مثلاً اس میں امر بالمعروف ہے، نہی عن المنکر براہِ راست نہیں ہے، صرف مسلمانوں کو پیغام پہنچانا ہے، غیر مسلموں کو براہِ راست دعوت دینا اس کا مقصد نہیں، اسی طرح جدید فکری گمراہیوں کی علمی تردید اور ازالہ اس کا براہِ راست حصہ نہیں۔

یہ دعوت کے وہ گوشے ہیں کہ ان پر بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تو جن گوشوں میں کام کرنا تبلیغی جماعت کی حدودِ کار سے باہر ہے، لیکن وہاں کام کی ضرورت موجود ہے، اس میں تحریر وتقریر کے ذریعے کام کرنا آپ کا میدان ہے۔ گویا آپ کے خصوصی کام درج ذیل ہیں۔

(ا)......معاشرے میں جو منکرات ہیں، ان کی نشاندہی کرنا اور تحریر وتقریر کے ذریعے انہیں مٹانے کی کوشش کرنا۔

(۲)......غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی حقانیت واضح کر کے انہیں اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دینا۔

(۳)......اس وقت خود مسلمانوں میں جو طرح طرح کی فکری گمراہیاں پھیلی ہوئی ہیں، ان کی مؤثر علمی تردید کرنا اور احقاقِ حق کرنا۔

ابھی تو اِن کاموں کے کرنے کا طریقہ یہی ہوگا کہ آپ اپنے دوسرے کاموں جیسے تدریس، امامت وخطابت وغیرہ کے ساتھ ساتھ اپنی اہم اُمور پر خصوصی توجہ دیں گے، البتہ ہمارے ذہن میں یہ ہے کہ ہم مستقل دعوت ہی کا ایک شعبہ قائم کریں کہ اس میں ہم اپنے فضلاء کو لے کر اِن پر مستقل طور پر کام کریں۔

لہٰذا یہ کہنا کہ "تبلیغی جماعت کے ہوتے ہوئے آپ کی کیا ضرورت ہے؟" یہ سوال اس لئے درست نہیں کہ ہر ایک کا اپنا اپنا دائرۂ کار ہے، اسے اس میں کام کرنا ہے۔

☆☆☆

تخصص فی الدعوۃ والارشاد۔۔۔ضرورت واہمیت

انقطاعِ وحی کے بعد دعوتِ دین کی ذمہ داری قیامت تک کے لیے علمائے امت پر عائد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد اب علماء ہی ان کے وارث ہیں۔ دورِ حاضر میں دین کی جامع خدمت کے لئے ایک عالمِ دین کا مستحکم استعداد کا حامل ہونا بھی ناگزیر ہے اور دین متین پر ہونے والے مختلف فکری ونظریاتی حملوں کا ادراک اوران کا جواب دینے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہونا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ داعی کے لئے ضروری ہے کہ اسے ان باطل فرقوں کے افکار ونظریات کا علم ہو جو متفرق شکلوں میں دنیا کے مختلف حصوں میں سرگرم عمل ہیں، غیر مسلموں کے باطل نظریات سے واقفیت کے ساتھ ساتھ یہ بھی اہم ہے کہ داعی عصرِ حاضر کے ان جدید افکار وخیالات سے بخوبی آشنا ہو جو نسلِ انسانی کو گمراہی اور ضلالت کی راہوں پر ڈالنے کا باعث بنے ہوئے ہیں اوران کی تردید وتعاقب کا مؤثر طریقہ بھی اسے معلوم ہو۔

ان مقاصد کے پیشِ نظر جامعہ دارالعلوم کراچی میں رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور نائب رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے زیرِ سرپرستی دیگر تخصصات کے ساتھ ساتھ دوسال کے دورانیہ پر مشتمل "تخصص فی الدعوۃ والارشاد" کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔اس شعبے کے قیام کا مقصد ایسے رجالِ کار کی تیاری ہے جو

(ا)......دعوتِ دین کے تقاضوں سے بخوبی آگاہ ہوں۔

(۲)......باطل فرقوں کے افکار ونظریات کو سمجھ کر مؤثر جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

(۳)......جدیدیت کی نظریاتی جنگ کے داؤ پیچ سمجھ کر ان کا مقابلہ کر سکتے ہوں۔

(۴)......حکمت اور بصیرت کے ساتھ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی استعداد رکھتے ہوں۔

(۵)......بنی نوع انسان کی دنیوی واخروی صلاح وفلاح کا درد رکھتے ہوں اور اس راہ میں اپنی صلاحیتوں کو کام میں لانے کے لئے آمادہ ہوں۔

تخصص فی الدعوۃ والارشاد سے تربیت حاصل کرنے والوں کے سامنے دیگر منصبی فرائض وواجبات کے علاوہ مندرجہ ذیل امور بطور خاص توجہ طلب ہیں:

(۱)......معاشرے میں جو منکرات ہیں، ان کی نشاندہی کرنا اور حکمت کے ساتھ تحریر وتقریر کے ذریعے ان کے ازالے کی کوشش کرنا۔

(۲)......غیر مسلموں کے سامنے مدلل طریقے سے اسلام کی حقانیت واضح کر کے انہیں اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب ودعوت دینا۔

(۳)......مسلمانوں میں طرح طرح کی جو فکری گمراہیاں پھیلی ہوئی ہیں، حکمت وتدبر کے ساتھ علمی اسلوب میں ان کی اصلاح کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ دارالعلوم کراچی کے دیگر تخصصات کی طرح تخصص فی الدعوۃ والارشاد کا شعبہ بھی گزشتہ کئی سالوں سے کامیابی سے سرگرم عمل ہے اور اب تک جو جماعتیں اس شعبہ سے تکمیل کر چکی ہیں، اُن کے فضلاء ملک وبیرون ملک دین کے کاموں میں مصروف ہیں۔ وللہ الحمد

تخصص فی الدعوۃ والارشاد کا نصاب

حضرت نائب رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق ''تخصص فی الدعوۃ والارشاد'' کے لیے ایک جامع نصاب تیار کیا گیا ہے۔ **اس میں انیس مختلف موضوعات کے تحت تقریباً ۶۰ کے قریب نصابی اور مطالعاتی کتب تجویز کی گئی ہیں۔** ان میں سے بعض درساً پڑھائی جاتی ہیں جب کہ بعض کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ امتحان دونوں میں سے ہوتا ہے۔ یہ نصاب درج ذیل ہے:

(۱) .... اصولِ دعوت

ضرورت واہمیت:

اسلام ایک دعوتی مذہب ہے، اس میں غیر مسلم اقوام کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دینے کا پورا طریقہ کار اور اس کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، داعی حق کے لیے ان تفصیلات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ یہ مضمون بنیادی طور پر انہی تفصیلات کا احاطہ کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں ''دعوتِ دین کے قرآنی اصول'' اہم کتاب ہے، جس میں دعوت دین سے متعلق قرآنی آیات کا استیعاب کر کے ان کے تحت بانی جامعہ دارالعلوم کراچی مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ کی شہرہ آفاق تفسیر ''معارف القرآن'' میں مذکور تفسیر نقل کی گئی ہے۔

دوسری اہم کتاب ''تاریخ دعوت وعزیمت'' کا منتخب حصہ ہے، جس کے بارے میں خود حضرت ندویؒ فرماتے ہیں:

"میں بغیر کسی تواضع اور معذرت کے کہتا ہوں کہ یہ اپنے موضوع پر بالکل منفرد کتاب ہے، ابھی تک کسی اسلامی زبان میں اس طرح تاریخی تسلسل، دینی وتاریخی نقطہ نظر اور بحث وتحقیق کے ذریعے پھر مؤثر طریقہ سے مصلحینِ امت اور مجددینِ ملت کا تذکرہ نہیں لکھا گیا"۔ (خطبات علی میاں)

اس موضوع کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
دعوتِ دین کے قرآنی اصول	طلبہ التخصص فی الدعوۃ والارشاد	فقہ الدعوۃ الی اللہ	عبد الرحمن حسن حبنكه
وحدتِ امت	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ؒ	تاریخِ دعوت وعزیمت منتخب حصہ	مولانا ابوالحسن علی ندوی ؒ
مناھج واسالیب دعوۃ الرسول	مولانا ساجد الرحمٰن صدیقی ؒ		

۴.۲ ...... سیرت وتصوف

ضرورت واہمیت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے واقفیت تو ہر مسلمان کی ضرورت ہے ہی، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے

ایک داعی کو ان اعتراضات کے تسلی بخش جوابات بھی معلوم ہوں جو غیر مسلم خصوصاً مستشرقین کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں۔اس مضمون کے اندر سیرت کے ان دونوں پہلوؤں سے متعلق جامع معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔نصاب میں شامل علامہ محمد سعید رمضان البوطی کی مایہ ناز کتاب "فقه السيرة" اس سلسلے میں قابلِ ذکر ہے،جس میں مصنف سیرت کا واقعہ مختصراً بیان کرنے کے بعد "العبر و العظات" کے عنوان کے تحت سیرت پر وارد ہونے والے جدید شبہات ذکر کرکے ان کا تسلی بخش جواب دیتے ہیں نیز چونکہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے والوں کے لیے اصلاحِ باطن کا اہتمام کرنا بھی از بس ضروری ہے۔اس لیے ایک اور مضمون ''تصوف'' بھی شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔ان دونوں موضوعات کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
فقه السيرة	علامہ محمد سعید رمضان البوطیؒ	تصوف کیا ہے؟	مولانا محمد منظور نعمانیؒ
بداية الهداية	امام غزالیؒ	دل کی دنیا	مولانا مفتی محمد شفیع
رسول اکرم کی سیاسی زندگی	ڈاکٹر حمید اللہ صاحبؒ	تبلیغ دین	امام غزالیؒ
اکمال الشیم (اصل رسالہ)	شیخ ابن عطاء اللہ اسکندریؒ		

۵.۴ .... الفقہ العام والجدید

ضرورت واہمیت:

موجودہ دور میں امت مسلمہ کے فقہی مسائل کے حل کے لیے جو بین الاقوامی سطح پر فورم موجود ہیں جیسے "مجمع الفقہ الاسلامی" اور "المجلسِ الشرعی" ان میں کسی مخصوص فقہ میں رہ کر مسائل کا استنباط نہیں کیا جاتا بلکہ چاروں متداول فقہ کی روشنی میں عالمی مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے، اسی طرح بعض ایسے ممالک جہاں دوسرے ممالک کے لوگ روزگار کی تلاش میں یا تعلیم وتجارت کے سلسلے میں آتے ہیں۔ وہاں تقریباً چاروں فقہ کے پیروکار آباد ہیں، اس وجہ سے داعی کے لیے چاروں فقہ کی بنیادی کتب سے واقف ہونا مناسب ہے، اس لئے "الفقہ العام" کا مادہ شامل کیا گیا ہے۔ نیز جدید فقہی مسائل سے آگاہی اور ان کا حل جاننے کے لیے "الفقہ الجدید" کو شامل کیا گیا ہے، اس موضوع کے تحت معاشیات کے علاوہ جدید فقہی مسائل مذاہب اربعہ کی روشنی میں پڑھائے جاتے ہیں۔ نیز مذاہبِ اربعہ اور ان کے اہم اصولوں اور بنیادوں کا تعارف کرانے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں فقہی مسائل کو جس طرح جدید اسلوب میں پیش کیا جارہا ہے، وہ بھی طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے تاکہ معلوماتِ فقہیہ کا دائرہ وسیع ہو۔ ان دونوں موضوعات کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
مقدمۃ التحقیق علی المجموع شرح المھذب	امام نوویؒ	بحوث فی قضایا فقهية معاصرة (جلد اول، دوم)	مفتی محمد تقی عثمانی
الفقه علی المذاهب الاربعة (کتاب الزکوۃ)	علامۃ الجزائریؒ	عدالتی فیصلے (جلد اول، دوم)	مفتی محمد تقی عثمانی

٦، ٧ .... فلسفہ مغرب وتاریخِ اسلام

ضرورت واہمیت:

دورِ جدید میں تہذیبِ مغرب پوری دنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ یہ تہذیب اپنی طویل فکری تاریخ رکھتی ہے۔ اس تہذیب کے پسِ پشت بے شمار افکار وتصورات کارفرما ہیں جن کا ساری دنیا میں چرچا ہے اور مسلم معاشرے میں بھی پوری قوت کے ساتھ اثر انداز ہیں۔ علماء وطلباء کے لیے ان افکار وخیالات سے آگہی کی ضرورت ہمارے اکابر نے بجا طور پر محسوس فرمائی، چنانچہ علامہ انور شاہ کاشمیریؒ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ’’پہلے زمانہ میں ہمارے اسلاف نے قدیم فلسفہ پڑھ کر اس کا رد کیا۔ اُس وقت وہی رائج تھا۔ لیکن آج کل قدیم کی جگہ جدید فلسفہ نے لے لی ہے۔ اب دنیا میں یہی فلسفہ رائج ہے۔ اس لیے جدید فلسفہ ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ نئے فتنوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔‘‘ اسی اہمیت کے پیش نظر نصاب میں مغربی فلسفہ کا مادہ شامل کیا گیا ہے۔

اس مادہ میں شامل کتب میں سے ’’ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين‘‘، اور ’’عالمِ اسلام اور مغربیت کی کشمکش‘‘ کے بارے میں ان کے مصنف حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں: ’’یہ دونوں کتابیں آپ کے ذہن سے اپنے نظامِ تعلیم، نظامِ فکر

اوراس سے آگے بڑھ کراسلامی تعلیمات اوراسلامی ہدایات کے بارے میں اگراحساسِ کمتری ہے تو اس کو دور کردیں گی۔" (خطباتِ علی میاںؒ جلد۶ ص ۲۱۱)

اس کے ساتھ ساتھ تاریخ سے واقفیت کی اہمیت بھی محتاج بیان نہیں، شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم لکھتے ہیں "کسی مذہب کے مطالعے میں اس کی تاریخ بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے، کسی بھی مذہب پر کوئی بات بصیرت کے ساتھ نہیں کی جاسکتی، تاوقتیکہ اس کی تاریخ کا کم از کم ایک اجمالی خاکہ ذہن میں نہ ہو" (بائبل سے قرآن تک ج۱ ص۳۹) اور عالم عرب کے معروف عالم ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی فرماتے ہیں "جو قوم شاندار ماضی رکھنے کے باوجود اپنے ماضی سے بے خبر رہتی ہے اس کا کوئی حال نہیں ہوتا" اسی اہمیت کے پیش نظر اس مادہ کے تحت تاریخ اسلام کا جامع مطالعہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ ان دونوں موضوعات کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ	الاستشراق والمستشرقون	ڈاکٹر مصطفیٰ سباعیؒ
تاریخ اسلام	شاہ معین الدین ندویؒ	عالمِ اسلام اور مغربیت کی کشمکش	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
جدیدیت (کامل)	جناب حسن عسکریؒ	الانتباهات المفيدة (اصل متن)	مولانا اشرف علی تھانویؒ
الانسان بين المادية والاسلام	محمد قطبؒ		

۸ .... تقابلِ ادیان

ضرورت واہمیت:

مخاطبینِ دعوت کے حالات کا علم داعی کی اہم ضرورت ہے اور مخاطبین میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔اس لیے اسلام کے علاوہ دنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب، ان کی مذہبی کتب اور شخصیات سے واقفیت داعی کے لیے ناگزیر ہے۔اس مادہ کے تحت اس ضرورت کو احسن انداز میں پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، چنانچہ اس میں تقریباً تمام نمایاں اور مشہور مذاہب کا جامع تعارف نصاب میں شامل ہے۔اس موضوع کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
بائبل سے قرآن تک (جلد اول، دوم)	مفتی محمد تقی عثمانی صاحب	مذاہب عالم (حصہ بدھ مت)	علامہ المسدوسی
معلومات عن الهندوكية	ڈاکٹر محمود غازیؒ	مطالعہ یہودیت (نوٹس)	ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقیؒ
تقابل ادیان	مولانا محمد یوسف	یہودی مذہب	رضی الدین سید
ہندو مذہب	مولانا محسن عثمانی		

۹ .... الفرق الاسلامیۃ

ضرورت واہمیت:

تقابلِ ادیان کے مادہ کے تحت تو اسلام کے علاوہ دنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب کا تعارف کروایا جاتا ہے جب کہ "فرقِ اسلامیہ" کے مادہ کے تحت اسلامی فرقوں کے عقائد ونظریات کا تعارف کروایا جاتا ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان دعوت وتبلیغ کا کام کرنے کے لیے داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ فرقِ اسلامیہ کے افکار وخیالات سے بخوبی آشنا ہوتا کہ وہ بوقتِ ضرورت گمراہ فرقوں کے غلط افکار وخیالات کی مؤثر تر دید کر سکے۔ اس موضوع کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
الملل والنحل	محمد بن عبد الکریم الشہرستانیؒ	منہاج السنۃ (منتخب حصہ)	علامہ ابن تیمیہؒ
قادیانی فتنہ اور ملتِ اسلامیہ کا موقف	مولانا سمیع الحق ومفتی محمد تقی عثمانی	ہدایۃ الشیعہ	حضرت مجدد الف ثانیؒ
کشف الحجاب عن کید البہاء والباب	مولانا اشفاق الرحمٰن صدیقیؒ	ایرانی انقلاب	مولانا محمد منظور نعمانیؒ
الفرق بین الفِرَق (الباب الرابع والخامس)	عبد القاہر البغدادیؒ	رحماء بینہم (عہد صدیقی)	حضرت مولانا محمد نافعؒ

(۱۰، ۱۱، ۱۲) .... سیاست ودستور وقانون

ضرورت واہمیت:

سیاست کے شرعی تصور اور اپنے ملک کے دستور وقانون سے واقفیت ہر شہری کی طرح علماء ودعاۃ کی بھی ایک اہم ضرورت ہے، اس کے ضروری ہونے کا اظہار حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس طرح فرمایا:

''میری بہت پرانی رائے ہے کہ تعزیراتِ ہند کے قوانین اور ڈاک خانہ اور ریلوے کے قواعد بھی مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہونے چاہئیں۔ یہ بہت پرانی رائے ہے مگر کوئی نہیں مانتا اور نہ سنتا ہے۔'' (الافاضات الیومیہ ج ۶، ص ۴۳۵)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی اس دیرینہ تمنا کو اکابر دار العلوم متعنا اللہ بعلومھم وفیوضھم نے پورا کرنے کی کوشش فرماتے ہوئے التخصص فی الدعوۃ والارشاد کے نصاب میں سیاست ودستور وقانون کا مادہ شامل فرمایا۔ اس موضوع کے تحت سیاست کا عملی اور نظری تصور اور اسلام اور سیاست جیسے اہم موضوعات کے علاوہ پاکستانی دستور اور قانون کی تفصیلات اور اس کا جائزہ شامل ہے۔ اس موضوع کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
اسلام اور سیاسی نظریات	مفتی محمد تقی عثمانی	اسلامی قوانین ۱۹۷۹ء	انعام الحق میاں
اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین	ڈاکٹر اعظم چوہدری	ہمارے عائلی مسائل	مفتی محمد تقی عثمانی
آئینِ پاکستان ۱۹۷۳ء	ڈاکٹر صفدر محمود		

۱۴ ...... صحافت

ضرورت واہمیت:

دورِ جدید میں صحافت اور ذرائعِ ابلاغ تشکیلِ اذہان میں بہت مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس لیے دعوتِ دین کا کام کرنے والوں کو اس ہتھیار سے لیس ہونے کی ضرورت ہے تاکہ وہ تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کے ذریعہ بھی اپنا فریضہ ادا کر سکیں۔ اس موضوع کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف
نقطے سے کالم تک (مکمل)	اساتذہ جامعۃ الرشید	تحریر کیسے سیکھیں؟ (حصہ کالم نویسی)	مفتی ابولبابہ شاہ منصور
صحافت اور اس کی شرعی حدود	(مجموعہ تحریرات اکابر)		

۱۴، ۱۵ .... عربی (انشاء و تکلم)

ضرورت و اہمیت:

عربی ایک بین الاقوامی زبان ہونے کے ساتھ ساتھ دعوت کی زبان بھی ہے۔ قرآن و حدیث کی ساری دعوت عربی میں ہے، ان کے اسلوبِ دعوت سے استفادہ کے لیے عربی انشاء و تکلم کو شامل کیا گیا ہے۔ ان موضوعات کے تحت حسبِ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب
النظرات (مقدمہ و پہلے تین مقالات)	لطفی المنفلوطی	محاضرات اسلامية عن الفكر والدعوة (پہلے دو مقالات)
رجال من التاريخ (پہلے دو مقالات)	علی الطنطاوی	لغة المسلم لشيخ موسى العراقى
العربية بين يديك		حوارات

۱۶، ۱۷ .... انگریزی (انشاء و تکلم)

ضرورت و اہمیت:

انگریزی کا شمار بین الاقوامی زبانوں میں ہوتا ہے، موجودہ دور میں ان اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے نیز مغربی تہذیب کے

حقیقی خدوخال جاننے کے لیے انگریزی سے واقفیت ضروری ہے۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ کو موقع دے کہ آپ کو اتنی انگریزی آجائے کہ آپ ان کتابوں کا مطالعہ کریں جو مغربی تہذیب اور مغربی اقتدار کی تنقید میں لکھی گئی ہیں۔'' (خطبات علی میاں ج ٦، ص ۴۰۵) اسی ضرورت کی تکمیل کے لیے نصاب میں انگریزی انشاء اور تکلم دونوں موضوعات کی تدریس بھی شامل کی گئی ہے۔

ان دونوں موضوعات میں بولنے کی مشق کے علاوہ درج ذیل کتب شاملِ نصاب ہیں:

Streamline Departure Book -A	Streamline Departure Book -B
Streamline Connection Book -A	Streamline Connectio Book -B
Streamline Destination Book -A	Guided English Book#3(Unit 01 to 20)
Composition: Writing Applications & Letters (Matric Level to B.A. Level)	

۱۸ .... کمپیوٹر

ضرورت واہمیت:

عصرِ حاضر میں کمپیوٹر سے واقفیت بھی ایک اہم ضرورت بن چکی ہے، اس لئے اس کے ضروری استعمال سے واقفیت کے لیے اس شعبے میں ایک کمپیوٹر لیب بھی قائم کی گئی ہے، جس میں کمپیوٹر سے متعلق بنیادی واقفیت کے علاوہ درج ذیل دو پروگرام سکھائے جاتے ہیں۔

Complete Basic Tools	(Ms Word) ورڈ	(Inpage) ان پیج

۱۹ .... جغرافیہ

ضرورت واہمیت:

ایک داعی کے لیے جغرافیہ سے واقفیت بھی اشد ضروری ہے۔ قرآنی جغرافیہ سے قرآن کریم کے فہم میں بہت مدد ملتی ہے نیز جغرافیائی محلِ وقوع سمجھنے سے سیرت وتاریخ سے درست نتائج اخذ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ داعی کی اسی ضرورت کی تکمیل کے لیے طلبہ کو سیاسی، طبعی اور قرآنی جغرافیہ پڑھایا جاتا ہے۔

محاضرات

شرکاء کے لیے وقتاً فوقتاً اساتذہ کرام اور بعض اوقات مہمان مقررین مختلف موضوعات پر توسیعی خطبات بھی ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔

عملی کام

شرکائے تخصص کے لیے ان ہمہ جہت نصابی درسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کچھ ہم نصابی غیر درسی سرگرمیاں بھی متعین کی گئی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

۱ .... درسِ قرآن کریم

طلبہ میں دعوتی ذوق پیدا کرنے اور عملی تربیت کے لیے درس قرآن کریم کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے۔ اس کے لیے سال اول

کے طلبہ ہفتہ میں ایک دن استاد صاحب کی نگرانی میں درس گاہ میں درس قرآن دیتے ہیں۔ یہ تربیتی سلسلہ شش ماہی امتحان تک جاری رہتا ہے۔ شش ماہی امتحان کے بعد ان طلبہ کی قرب وجوار کی مساجد میں تشکیلیں کی جاتی ہیں جہاں یہ طلبہ ہفتہ وار درس قرآن کے حلقے قائم کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ سال دوم کی شش ماہی تک جاری رہتا ہے۔ سال دوم میں چونکہ سالانہ مقالہ کی مصروفیت آخری سہ ماہی میں بڑھ جاتی ہے، اس لیے ان کی جگہ سال اول کے طلبہ لے لیتے ہیں۔ الحمدللہ یہ سلسلہ بھی بہت مفید ہے اور اس کے بہت سے فوائد سامنے آرہے ہیں۔

۲ مقالہ نویسی

طلبہ میں تصنیفی اور تحقیقی ذوق پیدا کرنے کے لیے تخصص فی الدعوۃ والارشاد میں شرکاء سے مختلف مقالات لکھوانے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ مقالات دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱ سہ ماہی مقالات ۲ سالانہ مقالات

(۱)۔۔۔سہ ماہی مقالات:

ہر طالب علم کو ان دو سالوں میں تین سہ ماہی مقالے لکھنے ہوتے ہیں۔ جن کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

ایک مقالہ ''اصول الدعوۃ'' کے مادہ کے تحت لکھوایا جاتا ہے جس میں قرآن کریم کی منتخب آیات دعوت کی تفسیر مختلف کتب تفسیر سے لکھی جاتی ہے۔ یہ مقالہ سال اول میں لکھوایا جاتا ہے۔

دوسرا مقالہ ''الفقہ العام والجدید'' کے مادہ کے تحت لکھوایا جاتا ہے۔ جس میں طالب علم کسی ایک فقہی مسئلہ پر مذاہب اربعہ کی روشنی میں تحقیق کرتا ہے۔ یہ مقالہ سال دوم میں لکھوایا جاتا ہے کیونکہ ''الفقہ العام والجدید'' کا موضوع سال دوم کے نصاب میں شامل ہے۔ اس میں معاشیات کے علاوہ جدید فقہی مسائل پڑھائے جاتے ہیں۔ اس مادہ کے متعلقہ استاذ مقالہ لکھوانے سے قبل طلبہ کو جامعہ دار العلوم کراچی کی عظیم الشان لائبریری میں موجود کتب کے عمومی تعارف کے ساتھ ساتھ مذاہبِ اربعہ کی امہات الکتب کا خصوصی طور پر تعارف کرواتے ہیں۔

تیسرا مقالہ ''الفرق الاسلامیہ'' کے مادہ کے تحت لکھوایا جاتا ہے جس میں فرقِ اسلامیہ میں سے بعض فرقوں کے عقائد ونظریات کا مختصراً جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ مقالہ بھی سال دوم میں لکھوایا جاتا ہے۔

سہ ماہی مقالہ کم از کم پانچ صفحات کا ہونا ضروری ہے۔ امتحان میں متعلقہ کتاب کا پرچہ ۸۰ نمبر کا ہوتا ہے اور اس مقالہ کے ۲۰ نمبر ہوتے ہیں۔

(۲)۔۔۔سالانہ مقالات:

سہ ماہی مقالہ کے علاوہ ہر طالب علم کے لیے سالِ دوم میں کسی ایک اہم علمی موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ طے کیا گیا ہے کہ سال اول میں ہر طالب علم جس موضوع پر کام کرنا چاہے اس کا خطّہ (Synopsis) بناتا ہے، اساتذہ اس کا

جائزہ لیتے ہیں، پھر وہ خطے حضرت نائب رئیس الجامعہ مدظلہم کی خدمت میں منظوری کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ حضرت مدظلہم ان کو ملاحظہ فرما کر ان کو منظور فرماتے ہیں۔ اس طرح حضرت دامت برکاتہم کی طرف سے اجازت کے بعد سال دوم میں کام شروع ہو جاتا ہے۔ مقالہ نویسی کے لیے باقاعدہ ایک گھنٹہ متعین ہے، جس میں ایک استاد بھی بطور نگران مقرر ہیں۔ نگران استاد طلبہ کے کیے ہوئے کام کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ کام کے دوران پیش آنے والی مشکلات کے سلسلہ میں طلبہ کی راہنمائی بھی کرتے ہیں۔ مقالہ تیار کرنے کے لیے طلبہ جامعہ دارالعلوم کراچی کی وسیع اور عظیم الشان لائبریری سے استفادہ کرتے ہیں۔ ہر طالب علم کے لیے جمادی الثانی کے آخر تک اپنا مقالہ مکمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ لکھے جانے والے مقالے شعبہ کے ریکارڈ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور نگران استاد مقالہ چیک کر کے اس کے علمی اور تحقیقی معیار کے لحاظ سے باقاعدہ نمبر دیتے ہیں۔

لکھے جانے والے مقالہ جات کا ریکارڈ بحمد اللہ شعبہ کے دفتر میں موجود ہے۔ اب تک لکھے جانے والے مقالات کا مختصر تعارف جامعہ دارالعلوم کراچی کے ترجمان ماہنامہ "البلاغ" میں بھی قسط وار شائع ہوا ہے۔ یہ تعارف انٹرنیٹ پر جامعہ دارالعلوم کراچی کی ویب سائٹ darululoomkarachi.edu.pk پر بھی اپ لوڈ (Upload) کر دیا گیا ہے۔ جو "نظام تعلیم" کے آپشن میں "التخصص فی الدعوۃ والارشاد" کے عنوان کے ضمن میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ذیل میں لکھے گئے مقالات کے عنوانات، مقالہ نگار کا نام اور جس زبان میں مقالہ لکھا گیا ہے اس کی تفصیل درج ہے:

مقالات ۱۴۲۹ھ

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	اناجیل اربعہ میں تحریف اور تناقض	اردو	خالد محمود یزمانی
۲	الشيخ المفتى محمد شفيع-حياته و خدماته	عربی	غفور الحق
۳	الامامة العظمىٰ عند أهل السنّة والجماعة	عربی	محمد خالد
۴	ابو الحسن على الندوى و طريق دعوته	عربی	نذیر احمد
۵	عیسائیت اور پاکستان میں اس کا نفوذ	اردو	عبدالقیوم
۶	صحابہ کرامؓ بحیثیت مبلّغین	اردو	حبیب الرحمٰن
۷	غلوّ فی الدّین کا ایک تحقیقی جائزہ	اردو	عبدالحکیم
۸	مناهج الدعوة واساليبها فى ضوء القرآن الكريم	اردو	محمد شفیق
۹	رفع المسيح و نزوله	اردو	شاکراللہ
۱۰	فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد اور اہل السنۃ والجماعۃ	اردو	محمد اسامہ جاوید
۱۱	بریلویوں کے بنیادی عقائد	اردو	محمد صہیب جاوید
۱۲	اسلام میں تعدّدِ ازدواج کا تصور	اردو	سید جنید عالم
۱۳	دعوت و تبلیغ کے رہنما اصول	اردو	عبدالرؤف
۱۴	مذاہبِ عالم میں عبادت کا تصور	اردو	انعام اللہ

مقالات ۱۴۳۰ھ

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	مراحل دعوۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	اردو	محمد اقبال
۲	دعوۃُ الرسو ل فی استقبال الوفود	اردو	شیراز انور
۳	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شخصیت و کردار	اردو	محمد زکریا مرتضٰی
۴	اسلام کا نظامِ خلافت	اردو	نذیر احمد چمنی
۵	خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم اور انتخاب	اردو	شیریں بہادر
۶	تلخیص اظہار الحق	اردو	محمد طاہر مسعود
۷	حدیث سے اہلِ حدیث تک	اردو	عبدالوحید
۸	ذکری فرقہ	اردو	محمد زکریا

مقالات (۱۴۳۱ھ)

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	”الدرالمنثور“ کی اسرائیلی روایات کا جائزہ (پہلے دس پارے)	اردو	عتیق الرحمٰن
۲	انبیائے سابقین کا اسلوبِ دعوت۔قرآن کریم کی روشنی میں	اردو	عبدالحکیم
۳	نظم وضبط قرآن کی روشنی میں	اردو	محمد فخر
۴	عیسائیوں کو دعوتِ اسلام۔قرآن وانجیل کے تقابلی مطالعہ سے	اردو	محمد خرم شہزاد
۵	تدوين الحديث فى عهد الرسالة وعصر الصحابة	عربی	عبدالحی
۶	حضرت مجدد الف ثانی اور دینِ الٰہی کے مقابلے میں ان کی دعوتی حکمت عملی	اردو	محمد ہارون الرشید
۷	فقہائے سندھ کے مختصر حالات	اردو	ناصرالدین
۸	حضرت مولانا حماداللہ ہالیجویؒ۔شخصیت وخدمات	اردو	محمد یٰسین
۹	اسلامی حکومت کے ذرائع آمدنی اور ٹیکس کا نظام	اردو	محمد فراز سکندر
۱۰	مغربی تہذیب کا تعارف اور اس کا تصورِ انسان	اردو	عبداللہ منصور
۱۱	یہودیت۔۔ایک مطالعہ	اردو	حمیداللہ چمنی
۱۲	آغا خانیت ایک نظر میں	اردو	عبدالمحسن
۱۳	غامدی نظریات کا تنقیدی جائزہ	اردو	محمد مصطفیٰ

مقالات ۱۴۳۲ھ

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	معارف القرآن (للکاندھلویؒ) اور اہلِ کتاب (سورہ فاتحہ، بقرہ آیت ۱تا۱۱۹)	اردو	محمد عثمان رفیق
۲	معارف القرآن (للکاندھلویؒ) اور اہلِ کتاب (سورہ یونس تا سورہ فرقان)	اردو	فضل ہادی
۳	معارف القرآن (للکاندھلویؒ) اور اہلِ کتاب (آخری دس پارے)	اردو	سلمان محمود
۴	تخریج احسن الحدیث فی ابطال التثلیث	اردو	اسامہ محمد
۵	الدرالمنثور کی اسرائیلی روایات کا جائزہ (درمیانی دس پارے)	اردو	عدنان علی
۶	برصغیر پاک وہند کے دعوتی ادارے اور شخصیات	اردو	سجاد احمد
۷	دعوتِ دین اور عصرِ حاضر۔ مسائل ومشکلات	اردو	برہان اللہ فاروقی
۸	المقارنۃ بین التوراۃ والقرآن (قرآن کریم اور تورات کا تقابلی جائزہ)	اردو	شمس الحق
۹	یہودیت کا اصل چہرہ	اردو	نور اکرم
۱۰	یہودی اور عیسائی فرقوں کا تحقیقی جائزہ	اردو	ریاض احمد

مقالات ۱۴۳۳ھ

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	اسلام اور اعتدال	اردو	مقصود احمد
۲	اسلام میں رواداری کی اہمیت	اردو	محمد زکریا
۳	عہدِ قدیم کے انبیاءِ بنی اسرائیل اور آسمانی کتابیں	اردو	نوشیرواں
۴	توہینِ رسالت۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں	اردو	ملک محمد علی خان
۵	ارضِ فلسطین کا مستحق کون؟	اردو	محمد عدنان افسر
۶	عصر حاضر میں تصوف کی ضرورت واہمیت	اردو	محمد کلیم اللہ
۷	مسئلہ وکالت عصر حاضر کے حوالہ سے	اردو	سعید الرحمٰن

مقالات ۱۴۳۴ھ

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	واقعاتِ سیرت اور ان کی حکمتیں......مکی دور (حصہ اول)	اردو	کفایت اللہ
۲	واقعات سیرت اور ان کی حکمتیں......مکی دور (حصہ دوم)	اردو	محمد وقاص
۳	واقعاتِ سیرت اور ان کی حکمتیں......مدنی دور (حصہ اول)	اردو	افتخار احمد
۴	واقعاتِ سیرت اور ان کی حکمتیں......مدنی دور (حصہ دوم)	اردو	سعید الرحمٰن
۵	تخریج ''ختم نبوۃ فی الآثار''	عربی	حضرت علی
۶	جاوید احمد غامدی اور انکار حدیث	اردو	عید محمد
۷	مستشرقین کے کام کا طریقہ کار اور تردید کی ممکنہ صورتیں	اردو	مدثر فاروق
۸	بدعت کی حقیقت	اردو	حکیم زمان
۹	اسلام اور انسانی حقوق	اردو	محمد شفقت شمسی
۱۰	تاریخ الادب العربی	عربی	اعجاز علی
۱۱	اجتہاد و تقلید......ایک تحقیقی جائزہ	اردو	معراج علی
۱۲	مسلم فیملی لاء۔ایک تنقیدی جائزہ	انگریزی	نثار احمد

مقالات ۱۴۳۵ھ

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	دعوت دین اور عصر حاضر کے تقاضے	اردو	محمد اظہر
۲	تہذیب مغرب اور اس کے اثرات	اردو	محمد اسرار
۳	پاکستان اور نظریہ پاکستان	اردو	ندیم عباس
۴	مسئلہ ربوا کا ایک تجزیاتی مطالعہ	اردو	خلیل الرحمٰن
۵	اسلام اور جمہوریت	اردو	عبدالصمد
۶	اسلام اور مستشرقین	اردو	غوث الدین
۷	الهندوكية عقائدها وافكارها	عربی	خالد محمود
۸	ذکری فرقہ۔ ایک تحقیقی وتحلیلی جائزہ	اردو	شاہ عابد خان
۹	اسماعیلیت۔ عقائد ونظریات	اردو	خلیل الرحمٰن

مقالات ۱۴۳۶ھ

نمبر شمار	عنوان مقالہ	زبان	نام مقالہ نگار
۱	حلال اغذیہ اور عصر حاضر کے مسائل۔ایک تحقیقی جائزہ	اردو	قاسم اقبال
۲	اسلامی حکومت کے ذرائع آمدنی اور اس کے مصارف	اردو	علی احمد
۳	دعوت وتبلیغ کے اصول وآداب۔احادیث کی روشنی میں	اردو	رفیع اللہ
۴	تجارتی اداروں اور کمپنیوں میں مصروف عمل شعبہ جات اور ان کی شرعی ہدایات	اردو	ساجد اشرف
۵	المقارنة بين المذاهب الثلاثة في شبه القارة الهندية-الاسلام والبوذية والهندوكية	عربی	محمد عمر

خلاصہ کلام:

اس تمام تر کاوش کا مقصد ان تمام بنیادی ضروریات کا حاصل کرنا ہے جن سے ان فکری اور نظریاتی گمراہیوں کا سدباب ہو سکے جو بالآخر عملی بے راہ روی پر منتج ہوتی ہیں۔ ہمارے دور کا ایک المیہ یہ ہے کہ مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی ایک بڑی تعداد ان اسباب اور بنیادوں سے واقف نہیں ہوتی جو دنیا میں لادینیت کی فضا قائم کرنے کا باعث بن رہی ہیں، اور نہ ہی لسان القوم سے انہیں

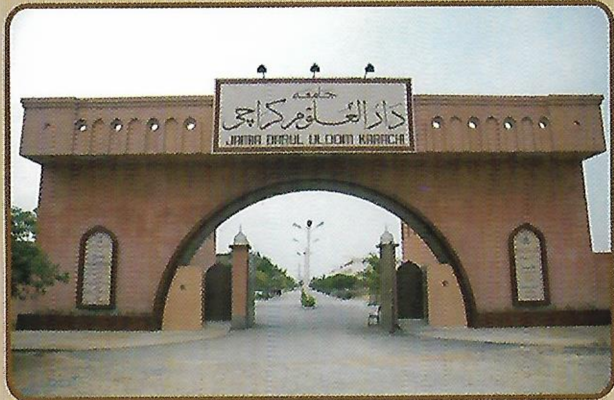
خاطر خواہ مناسبت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں پاتے جن کا موجودہ وقت اُن سے تقاضا کر رہا ہے۔ دارالعلوم کراچی کے اکابر نے اس خطرے کا احساس فرماتے ہوئے بروقت یہ اہم شعبہ قائم فرمایا ہے، حالات کا تقاضا ہے کہ مدارسِ دینیہ کے ایسے فارغ التحصیل طلبہ جو ذی استعداد ہوں اور دینی خدمت اور دعوت وتبلیغ کا جذبہ رکھتے ہوں، وہ اس شعبے سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو دینی خدمت اور دعوتِ دین کے لئے تیار کریں۔

داخلہ کا طریقہ کار:

اس شعبہ میں صرف ایسے طلبہ داخلہ کے اہل ہوتے ہیں جنہوں نے دورہ حدیث کے امتحان میں ممتاز یا کم از کم جید جداً کی تقدیر میں کامیابی حاصل کی ہو اور میٹرک یا اس کی مساوی انگریزی استعداد کے حامل ہوں۔ داخلہ صرف ان طلبہ کو دیا جاتا ہے جو دونوں قسم (درس نظامی اور انگریزی) کے امتحانات میں کامیاب ہوں۔ زیادہ سے زیادہ بیس طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ داخلہ ملنے کی صورت میں طالب علم کو معقول ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لیے جامعہ کے دفتر تعلیمات سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ نمبرز

(92-21) 35049774-5-6
(92-21) 35123434-5-6
Fax# 021-35041923
Web:www.darululoomkarachi.edu.pk



Designed & Printed by Faraz 0302-269127